ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

گلدستۂ تسلیم

یعنی

سالکِ کامل عارفِ واصل غوّاصِ بحرِ وحدانی قبلہ گاہی پیر و مرشد حضرت شاہ غلام جیلانی بادشاہ قادری قدس سرہ العزیز المتخلص بہ تسلیم مشائخ قصبہ گلشن آباد میدک کے اُردو غزلیات کا انتخاب جو مریدوں اور طالبوں کے حق میں سراسر موزوں ارشاداتِ معرفت ہے۔

مرتبہ

خاکسار شاہ محمد ولی اللہ قادری ادیبؔ گلشن آبادی غفر اللہ لہٗ ولوالدیہ

۱۳۲۶ھ

۱۹۰۸ء

مطبع محبوب المطابع میں باہتمام محمد فضل الرحمن مہتمم مطبع طبع ہوئی

صورت و معنی میں جلوہ ہے تمام اللہ کا
دل پہ نام اللہ کا صورت پہ نام اللہ کا

زاہدو تم نام کو لیتے ہو نام اللہ کا
عارفوں سے پوچھ لو کیا ہی مقام اللہ کا

وہ خدا کا دوست ہے اور دوست ہے اُسکا خدا
جس کے دل پر ذکر غالب ہے مدام اللہ کا

عینی و رسمی میں ہے فرقِ زمین و آسماں
نام لیتے ہیں اگرچہ خاص و عام اللہ کا

کاروبارِ حق نہیں محتاج اسباب مجاز
رات دن رہتا ہے جاری کن سے کام اللہ کا

ہو نہ دستور ازل میں تا ابد لغزش کبھی
کسقدر ہے بے تبدّل انتظام اللہ کا

حق تعالےٰ کا ہو اندکو رسو لبیک سے
جو رہا تسلیم ذاکر صبح و شام اللہ کا

دیگر

احمدا شاہد و مشہود ہے جلوا تیرا
سیّدا صورت مقصود ہے چہرا تیرا

جلوۂ نور الٰہی ہے سراپا تیرا
صاف آئینہ کونین سے ہے چہرا تیرا

گلِ بستانِ صفا ہے رخِ زیبا تیرا
سروِ گلزارِ قدم ہے قدِ رعنا تیرا

کبھی باہر ترے حلقے سے نہ جائیگا کوئی
نور ہے انفس و آفاق کو گھیرا تیرا

کیا علو مرتبہ تیرا ہے کہ معراج کی شب
کفشِ پا تاج کیا عرش معلّا تیرا

تو ہے وہ طائرِ وحدت بعلو پروازی
قابَ قوسین پہ ہوتا ہے بسیرا تیرا

صاحب عرشِ معلّا سے ہمیشہ نازل
تحفۂ صلِّ علٰے ہے مَن و سلوا تیرا

سب نے جانا کہ خدائی کا وسیلہ ہے یہی
عرش و افلاک پہ جب ہو گیا دورا تیرا

ہے ترے نور کے جلوہ سے دو عالم کا ظہور
خاص ہے نورِ الٰہی سے ظہورا تیرا

ہے ترے رنگ سے ہر اک نقشے میں پیدا لیکن
صبغۃ اللّٰہ میں ہے ڈوبا ہوا نقشا تیرا

قدِ بے سایہ کے سایہ میں ہیں اہل عصیاں
کافی ای سایۂ امت ہے وسیلا تیرا

سب کو ملتی ہے دوا کیا نہ ملے گی مجکو
میں تو بیمار رہوں ای مرے مسیحا تیرا

کیا عجب ہے اُسے رحمت تری اچھا کر دے
گو ہے تسلیم نکموں سے نکمّا تیرا

دیگر

یارب ہے مرے دل میں تمنائے مدینہ
با گیر جگر میں ہے مرے جائے مدینہ

کیا غیرتِ فردوس ہے صحرائے مدینہ
ہے عرش سے خوش فرشِ معلائے مدینہ

حوروں کو بھی فردوس میں وحشت ہو جو دیکھیں
یہ وسعتِ میدانِ مصفّائے مدینہ

ہے نسخۂ داروئے بیماری عصیاں
فیضِ نفسِ پاک مسیحائے مدینہ

بازارِ دو عالم میں ہر اک جنس بشر کو
ہر سود سے پُرسود ہے سودائے مدینہ

نعم البدلِ خواہشِ دیدارِ خدا ہو
دیکھوں جو رخِ شاہدِ رعنائے مدینہ

غالب ہے کہ غش کھا کے گروں شوق کے مارے
دو چار قدم آگے جو رہ جائے مدینہ

ہوگا کوئی دن عمر کا یارب میرے ایسا
مرجاؤں تو مدفن مرا ہو جائے مدینہ

تسلیم دعا ہے تو یہی ہے کہ جیتے تک
اک بار خدا آنکھوں سے دکھلائے مدینہ

دیگر

قدرت کے لئے حق نے دو عالم کو بنایا
خاص اپنے لئے حضرتِ آدم کو بنایا۔

کیا بھید ہے الطاف سے مطلوب ہوا آپ
اور اپنا طلبگار خدا ہم کو بنایا

آذر سے کیا حق نے ابراہیم کو پیدا
کیا شان ہے مجرم سے محرم کو بنایا

تقدیر بھلی تھی جو بلخ کی ملکہ کی * * *
عاشق وہ پریزاد کا ادہم کو بنایا

ہے گریہ و غم ساتھ ہنسی اور خوشی کے
ذی حجہ کے ہمدوش محرم کو بنایا

پہلے ہی سے سمجھا تھا کہ ہم ہونگے گنہگار
بخشش کے لئے سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بنایا

تا دیکھ لیں اللہ کی ہم جلوہ گری کو
تسلیم یہ پتلے میں دل اور دم کو بنایا

دیگر

اگر تجھکو حسنِ ست مائل نہ ہوتا
مراد دل کبھی تجھ پہ مائل نہ ہوتا

نہ ہوتا تجھے حسن گر عشق مجھکو
تو دلبر نہ ہوتا میں بیدل نہ ہوتا

نہ ہوتا اگر دلربا خوبصورت
تو آئینہ ہرگز مقابل نہ ہوتا

نہ ہوتیں اگر دل کو آنکھیں الٰہی
یہاں تیرا دیدار حاصل نہ ہوتا۔

کشش تیری گر یا الٰہی نہ ہوتی
کبھی دل محبت میں کامل نہ ہوتا۔

نہ ہوتا اگر نفس مجکو میرے رب
تیرا راستہ مجکو مشکل نہ ہوتا

نہ ہوتا جو دنیا میں۔ میں تو کا جھگڑا
کبھی تجھسے تسلیم غافل نہ ہوتا

دیگر

ہے خبر گرم کہ آتا ہے مسیحا میرا
یہ وہ مژدہ ہے کہ ٹھنڈا ہی کلیجہ میرا

جب میں اللہ کے بندونکی بھلائی چاہوں
کیوں نہ چاہیگا بھلائی میری مولا میرا

میرے صاحب کو اگر یاد کروں میں دل سے
پھر نہ کیوں یاد کریگا مجھے مولا میرا

ہوں وہ عاصی کہ نہیں حسنِ عمل کچھ لیکن
تیری رحمت پہ بھروسہ ہے خدایا میرا

دل کے آئینہ میں گر یار کو دیکھوں تسلیم
کیوں نہ بڑھکر ہو سکندر سے نصیبا میرا

دیگر

دل یاد میں مولا کے بہل جائے تو اچھا
دم ذکر الٰہی میں نکلجائے تو اچھا

پتھر ہو کہ آہن ہو۔ یہ دل ذکرِ خدا میں
دم دید کی گرمی سے پگل جائے تو اچھا

بہتر ہو کہ لختِ جگر آنکھوں سے ٹپک جائیں
دل چیر کے پہلو سے نکل جائے تو اچھا

اک برقِ تجلی سے میری ہستی کا خرمن
وادی میں کہ طور سا جل جائے تو اچھا

تسلیم ہے بس معصیت آلودہ الٰہی
چشمہ تیری رحمت کا ابل جائے تو اچھا

دیگر

خوش مجکو پریشانی میں جینا نہیں آتا
جب تک میرے سینہ میں سکینہ نہیں آتا

چاہو تو مجھے چھوڑ دو چاہو تو بلالو
مرنا نہیں آتا ہے مجھے جینا نہیں آتا

امید میں برسوں ہی گزر جاتے ہیں لیکن
دلدار سے تسکین کا قرینہ نہیں آتا

مشکور نہیں سعی طواف و زیارت
کعبہ میں اگر تجھکو مدینہ نہیں آتا

امید میں شب گزری سحر ہونے کو آئی
اب تک تجھے دلدار ماہ شبینہ نہیں آتا

پتھر بھی پہاڑوں میں پگھل جاتے ہیں ہمیشہ
لیکن دل عاشق کو پسینہ نہیں آتا

خواہ گالیاں دیجئے انہیں یا سخت کہئے
عارف کے کبھی سینہ میں کینہ نہیں آتا

طوفانِ تغافل کے سبب الجھے دل میں
توحید کا [illegible] سفینہ نہیں آتا +

دیگر

ہے یار کے آنیکی خبر یار مبارک
مشتاق کو دلدار کا دیدار مبارک

آتے ہی کہا دید مبارک تو کہا میں
آنکھوں کو میری چاند سے رخسار مبارک

سوتا رہا غفلت میں شب و روز مگر آج
جگنے کی ہے شب دیدہ بیدار مبارک

دلدار کہا ڈال کے زلفوں کو گلے میں
تقریب شب وصل ہے تو یار مبارک

میں نے کہا پھر آپ ملے گئے تو کہا ہاں
میں تم کو مبارک ہوں میرا اقرار مبارک

تھی میری نظر فضل پہ خوش ہوکر وہ بولا
رحمت ہے تجھے ای میرے گنہگار مبارک

رحمت کی نظر سے مجھے دیکھا تو کہا دل
تسلیم کو تسلیم کا دلدار مبارک

دیگر

لذت اٹھاؤ ذرا محبت میں آ کے تم
دیکھو خدا کا پیار ذرا دل لگا کے تم

ہر ایک شے زجاج ہے روشن ہے نور حق
آنکھوں سے اپنی دیکھ لو پردہ اٹھا کے تم

پیشی کا ایک روز ہے کیا منہ بتاؤ گے
صاحب کو بھول جاتے ہو بندی کہا کے تم

ذکرِ خدا میں رہئے ہنسی اور خوشی کے ساتھ
پچھتا رہے ہو کاہے کو آنسو بہا کے تم

تسلیم گر ہوس ہے کہ مولا مرا ملے
کانوں سے جانکے سنو باتیں خدا کی تم

دیگر

کیا کیا مزہ داری ہے نہاں ذکرِ خدا میں
دم ذکر میں دل ذکر میں جان فکرِ خدا میں

ہے آرزو و صدقہ سے رسولِ عربی کے
دل یاد خدا میں ہو زباں ذکر خدا میں

تسکین ہے راحت ہے تسلی ہے خوشی ہے
آتی ہے پریشانی کہاں ذکر خدا میں

دولت کی حکومت کی ہوا لیکے کریں کیا
ذرہ سے بھی کمتر ہے جہاں ذکرِ خدا میں

منزل کو پہنچ جائے تو راحت ہے مزہ ہے
حق راہ سے یہ عمرِ رواں ذکرِ خدا میں

ہے آرزو تسلیم کہ جب یاد کرے وہ
دم نکلے مرا وجد کناں ذکر خدا میں

دیگر

خوش دلی سے جو کوئی ذکر خدا کرتے ہیں
نفس امارہ کو پہلو سے جدا کرتے ہیں

بیٹھتے اٹھتے جو کرتے ہیں خدا کی باتیں
اہل افلاک تمنا سے سنا کرتے ہیں

ذکر میں ہوتی ہے گرمی تو فرشتے آکر
بال و پر اپنے ہلاتے ہیں ہوا کرتے ہیں

جان و دل جو کوئی کرتے ہیں خدا پر قرباں
حق محبت کا محبت سے ادا کرتے ہیں

جو نہیں بھولتے اللہ کو دم بھر تسلیم
زندگانی میں وہی لوگ مزا کرتے ہیں

دیگر

میں سنتا نہیں دین و دنیا کی باتیں
سناؤ مجھے میرے مولا کی باتیں

عجب کیا ابھی زندہ ہو کر اٹھوں میں　　کہ دم دے رہی ہیں مسیحا کی باتیں

رکھو طب کو بالائے طاق ای طبیبو　　ہے جاں بخش میرے مسیحا کی باتیں

خبر آشنا کی گلی کی سناؤ +　　سناؤ نہ عرش معلا کی باتیں

سوا آشناؤں کے تسلیم کس سے　　کہوں اپنے دل کی تمنا کی باتیں

دیگر

نظر سے پھیر لیتے ہیں دلوں کو +　　خدا نے دی ہے قدرت کاملوں کو

تجلیٔ الٰہی کا تماشا +　　نصیب چشم ہے صاحب دلوں کو

انھیں جب پیار آتا ہے زیادہ　　جلاتے اور بھی ہیں دل جلوں کو

مبارک وصل کی شب ہے کرو شکر　　نہ لاؤ منہ پہ شکووں کو گلوں کو

جو دل تھا لے چکے پھر بیدلی سے　　ستاتے کیوں ہو جاناں بیدلوں کو

دو دل تسلیم الفت سے ہوں یکدل　　نہ ہو باور تو پوچھو دل ملوں کو

دیگر

صاحب کو اپنے یاد کرو تم خوشی کے ساتھ　　آنکھوں سے منہ سے دل سے تصور سے جی کے ساتھ

صاحب کو بھول کر نہ لگاؤ کسی سے دل　　بے اس کے دوستی نہ کرو تم کسی کے ساتھ

پہچان لوگے جوہر دل کو جو تن میں ہے　　گر دوستی کروگے کسی جوہری کے ساتھ

پاؤگے جان۔ جان سے جاناں کو پاؤگے　　ذکرِ خدا کروگے اگر شاہدی کے ساتھ

مشتاق دید ایسے رہو زندگی میں تم　　صاحب اگر بلائے چلو خوش دلی کے ساتھ

تسلیم کیوں قبول نہ ہوگی خدا کے پاس	جب ہم دعا خدا سے کریں عاجزی کے ساتھ

دیگر

مرے دل کی الٰہی خبر دی ہے مجھے	دیکھوں جلوہ ترا وہ نظر دی مجھے
نہیں جنت کے محلوں سے مجکو غرض	اپنے کوچہ میں چھوٹا سا گھر دی مجھے
نفس غالب ہے یارب نہتا ہوں میں	دم کی شمشیر دل کی سپر دے مجھے
تیرے کوچہ میں اے تخلبندِ ازل	طیر کرتا رہوں ایسے پر دے مجھے
میں ہوں تسلیم تیری رضا میں رہوں	خود سے بیخود الٰہی تو کر دے مجھے

دیگر

جب ترا دھیان مجکو آتا ہے	دل میں توہی مرے سماتا ہے
دل کے ہاتھوں میں عشق کی مہندی	وہ رنگیلا مرا جب آتا ہے
طائر دل کو اے مرے صیاد	دام کاکل میں کیوں پھنساتا ہے
دیکھتے جاؤ دیکھتے جاؤ	یار کیا کیا مزے بتاتا ہے
وہی رہتا ہے بیخودی میں سدا	جو کہ نقشِ خودی مٹاتا ہے
وہی رہتا ہے میں نہیں رہتا	دید میں دید جب ملاتا ہے
یاد اللہ کی کرو تسلیم	جب تلک دم یہ آتا جاتا ہے

دیگر

نہ زر میں نہ زن میں نہ اولاد میں ہے	حلاوت جو اللہ کی یاد میں ہے

خدا اشیا میں سب اور سب اشیا میں خدا ہے
یہ نکتہ دو عالم کی ایجاد میں ہے

حلاوت جو ذکر خفی میں ہے دل کو
وظائف میں ہے اور نہ اوراد میں ہے

نہیں حور میں زاہدو یاد رکھو
کرشمہ جو میرے پری زاد میں ہے

جو شی ہے اہل آغاز کے دل میں
نہ پتھر میں ہے اور نہ فولاد میں ہے

لباس اور زیور ہے سب کچھ تکلف
مزا ہے تو حسنِ خداداد میں ہے

کلام الٰہی سے کچھ کم نہیں ہے
جو تاثیر مرشد کے ارشاد میں ہے

جو تسلیم خادم ہے اہل سخن کا
وہ بلبل اسی گلشن آباد میں ہے

دیگر

اہل غفلت کے لئے سخت بلا ہے آگے
جان کندن سے بھی تکلیف سوا ہے آگے

موت اچھی ہے کہ بے موت بشر مرتا ہے
زندگی خوش نہیں آتی کہ قضا ہے آگے

وصل کی گر ہے ہوس شوق سے دلہن بنجا
موت سے خوف نہ کر دیکھ مزا ہے آگے

جذبہ عشق کہ ہے حسن کی رونق جس سے
مرے سینہ میں ازل سے ہی بسا ہے آگے

خاکساری میں بشر کو ہے بلندی بیشک
دانہ فانی ہو تو کیا نشوونما ہے آگے

ہم جب آئے تھے بقا پیچھے تھی آگے تھی فنا
اب فنا پیچھے ہے تسلیم بقا ہے آگے

دیگر

جب سامنے آنکھوں کے دلارام نہ ہووے
جنت میں بھی دل کو کبھی آرام نہ ہووے

آنکھوں کے قفس سے نہ اڑا طائر دل کو
تا زلف سیاہ فام کہیں دام نہ ہووے

[illegible] یادہ [illegible] پشل سا یہ	ترے ساتھ [illegible]
[illegible] [illegible] [illegible]	[illegible]
بچا ہیں [illegible] پائیں ترد اسنی سے	تیرے ہاتھ تسلیم کی آبرو ہے

دیگر

صاحب کو بھول جانا دنیا نہیں تو کیا ہے	غیروں سے دل لگانا دنیا نہیں تو کیا ہے
غفلت میں عمر کھونا نیکی سے ہاتھ دھونا	بے پایہ پیا کھانا دنیا نہیں تو کیا ہے
مال حرام لینا جو نفس مانگے دینا	پاک اپنے کو کہنا دنیا نہیں تو کیا ہے
دولت کے غم میں مرنا انصاف سے گزرنا	حقدار کو ستانا دنیا نہیں تو کیا ہے
رغبت رہے کجی سے نفرت ہو راستی سے	نفسانیت بڑھانا دنیا نہیں تو کیا ہے
لہو و لعب میں رہنا باطل زباں سے کہنا	حق بات کو چھپانا دنیا نہیں تو کیا ہے
تسلیم غور کیجئے کچھ فکر اور کیجئے +	غم زندگی کا کھانا دنیا نہیں تو کیا ہے

دیگر

میں کس سے کہوں بیکلی اپنی جی کی -	کہ پروا نہیں یہاں کسی کو کسی کی +
مرا کوئی ہمدرد ہو تو کہوں میں +	کہ کیا کیا ہے حالت میری بیدلی کی
چلو کیوں تڑپتے ہو گرمی کے مارے	ہے ٹھنڈی ہوا آشنا کی گلی کی +
تو رشتہ بدر رکھا اللہ کو آتے جاتے	یہی لے ہے انفاس کی شاہدی کی
صفائی کی دل میں تجلی ہے پیدا	یہ لذت ہے باطن میں ذکر خفی کی +

جو ہنستے ہو تسلیم تم رونے روتے
نظر آئی شاید ہے صورت کسی کی

دیگر

یاد رکھتے ہیں محبت کو محبت والے
دل کے دامن سے لگے رہتے ہیں الفت والے

چار چشمی نہ سہی لطف اٹھو ہی سہی
دور کب ہوتے ہیں آنکھوں سے محبت والے

شکر ہیں شکوہ تکلیف ہیں راحت میں کبھی
اپنے صاحب کو نہیں بھولتے وحدت والے

فضل سے حق کے خداوالوں میں ہونگے [illegible]
حشر کے روز خداوالوں کی صحبت والے

سخت دل اہل شقاوت میں گنے جاتے ہیں
نرم دل ہوتے ہیں اللہ کی رحمت والے

دیکھتے ہم ہیں مگر صورت معنی تسلیم
گرچہ صورت کو تکا کرتے ہیں صورت والے

دیگر

خدا کرے کہ مرے دل کی آرزو نکلے
کہ روح حلق سے اور منہ سے میری ہُو نکلے

ہے آرزو کہ تنفس میں ای مرے مولا
دل رحیل سے اللہ دم سے ہُو نکلے

بے سرخ روئی کی دیدار کی تمنا میں
بجائے اشک مرے آنکھوں سے لہو نکلے

دہن چمن ہو زبان گل ہے روح باد صبا
ہے آرزو کہ صبا لیکے بوئے ہو نکلے

بوقت دفن الٰہی من اللسان ملک
صدائے ذالک فردوس فادخلو نکلے

جسد سے جان مری اور لحد سے تن مرا
ہے آرزو کہ خوشی سے باآبرو نکلے

نکال روح کو یارب تو ایسی نرمی سے
کہ بال مسکہ سے اور گل سے جیسی بو نکلے

گنہگار تھا تسلیم کو خدا بخشے
زبان خلق سے یارب یہ گفتگو نکلے

دیگر

ایک دن ملکِ عدم کو ہمیں جانا ہوگا — پھر کبھی عالمِ دنیا میں نہ آنا ہوگا +

راحت و رنج سے خوش وقتی سے بدبختی سے — مدتوں شہرِ خموشاں میں ٹھکانا ہوگا +

فکر اس راہ کے توشہ کی کریگا بیشک — وہ جو یہاں عاقل و دانا ہوگا + +

نیک لوگوں کو ملینگی وہاں اچھی نعمت — جو گنہگار ہیں حسرت انہیں کھانا ہوگا

نیک ہوں بد ہوں عمل اپنے بغل میں لیکر — کوئی جنت کوئی دوزخ کو روانہ ہوگا

نہ ہوا پایا ہے کوئی اپنے عمل سے بڑھکر — عدل و انصاف کا وہ ایک زمانہ ہوگا

بحرِ جنت کو اگر جوش ہوا تسلیم وہاں — قطرہ اشک بھی بخشش کا بہانہ ہوگا +

دیگر

دور تو جب سے مجھے عشق خدا ہوگیا — شکر خدا میں پیا مجھ سے جدا ہوگیا

عشق یہ جب حسن کا پردہ کشا ہوگیا — شکلِ بشر میں خدا جلوہ نما ہوگیا

فکر زدہ بے مزہ ہے جو مزاج آپکا — کہیے دلِ آشنا آپ کو کیا ہوگیا

گرچہ امید شفا تھی نہ کسی کو ذرا + — مجکو طبیبو مرا درد دوا ہوگیا *

سونپ دیا دو تو جسکی امانت ادا ہے — حق جو محبت کا تھا آج ادا ہوگیا

آیا نہ قاصد نہ خط پوچھا نہ حالِ زار — ان دنوں شاید کہ یار مجھ پہ خفا ہوگیا

یار سے مدت کے بعد چار نگاہیں ہوئیں — آنکھوں میں غش آگیا حسن بلا ہوگیا

میں ہوں مرا یار ہے لذتِ دیدار ہے — عشق ہزار آفریں خوب مزا ہوگیا

زباں پر تو توحید کی گفتگو لا +
ہے بندہ وہی جو نہ بھولا خدا کو
جو چاہے سو بن جائیگا بنتے بنتے
مجھے ساقیا تشنگی ہے نہایت
تو لولی سے دی ذکر کے دم کا جھوکا
لے آ۔ دانہ دانش کا بینش کا پانی +
مجھے دید دم کے ہی جلوہ کی شادی
نگہبان ہو دل کا تصوّر سے ہر دم
ہے ہر شے میں تسلیم ہستی خدا کی

کبھی خطرہ میں تو کا۔ دل میں نہ تو لا
جو بھولا خدا کو۔ خدا اسکو بھولا
طبیعت بشر کی ہے مثل ہیولا +
صراحی سے کیا ہو گا بھر کر سبو لا۔
سمجھ روح کو طفل اور تن کو جھولا +
کہ اس تن کے پنجرے میں ہے ایک ممولا۔
لحد میں دلہن ہو گی محشر میں دولا
تو چڑھتے پہ اللہ اُترتے پہ ہُو لا +
ہوا ذات حق ہے دو عالم بگولا +

دیگر

اگر خدا کی طلب میں تم ہو تو اپنے آنکھوں کے گھر میں گم ہو
نظر میں گم ہو نظر میں گم ہو نظر میں گم ہو نظر میں گم ہو
اثر میں دل گم جو ہو تو بس ہے خدا کے ملنے کی گر ہوس ہے
نہ سر میں گم نہ گرم میں گم نہ خشک میں گم نہ تر میں گم ہو
تو سیر عالم کی کر ولیکن رہو تو دل کی گلی میں ساکن
نہ شہر میں گم نہ دہر میں گم نہ بحر میں گم نہ بر میں گم ہو
بی بی میری پیاری نگاہ۔ سن رکھ خیالِ تخم اپنے دل میں رکھ

نہ شاخ میں گم نہ برگ میں گم نہ بار میں گم نہ بر میں گم ہو
تو گم ہو تسلیم ذات حق میں، تو محو ہو جا اسی سبق میں
نہ کعبہ میں گم نہ دیر میں گم نہ خیر میں گم نہ شر میں گم ہو

دیگر

جسے اپنی آنکھوں سے دیکھا کرو تم + خدا کی تجلی پہ دیکھا کرو تم +
جو چاہے کرو کوئی مانع نہیں ہے + مگر دین کے ساتھ دنیا کرو تم +
خدا سے اگر دوستی ہے تو سب کو + نگاہِ محبت سے دیکھا کرو تم +
اگر نفس سے اپنے لڑتے ہو آؤ + نشان اپنی ہمت کا بالا کرو تم
اگر بھید کھل جائیں روح القدس کے + عجب کیا کہ کارِ مسیحا کرو تم +
خدا سے اگر دوستی چاہتے ہو + خدا سے محبت تو پیدا کرو تم +
براتی بنو دیکھو تسلیم جلوہ + نظر کو دلہن اور دل کو دولہا کرو تم

دیگر

رات دن رہتے ہیں جاناں ہم تمہاری یاد میں + دل تمہاری یاد میں ہے دم تمہاری یاد میں
بے خبر تھے راز مخفی سے جو ہم محروم تھے + شکر ہے ہم ہو گئے محرم تمہاری یاد میں
دل ہے وہ عالم خوشی کا ہے کہ کہہ سکتا نہیں + ہو گیا غم درہم و برہم تمہاری یاد میں +
آسماں کو دیکھتا ہوں اپنے پاؤں کے تلے + جب مری ہوتی ہے گردن خم تمہاری یاد میں
[illegible] تھے ہیں پسند [illegible] چند دن جب تجھیں + گر نہ ہوں افسوس ہے آدم تمہاری یاد میں +

ظاہر و باطن کی حاصل ہو حلاوت کس قدر
ہوں اگر دل اور زبان باہم تمہاری یاد میں
عمر گزری یاد میں تسنیم اور وقت اخیر
ہے تمنا یہ کہ نکلے دم تمہاری یاد میں

دیگر

پھیر لو بھولا ہوا جب نہ سہی اب سہی
وقت کی کر لو قضا جب نہ سہی اب سہی
وقت جوانی گیا یاد نہ آیا خدا
آیا بڑھاپا تو کیا جب نہ سہی اب سہی
لطف جوانی جو تھا حرص و ہوا میں گیا
دل میں ہے گر ولولا جب نہ سہی اب سہی
نیند میں شب کھو دیا دیکھ سویرا ہوا
اب بھی ہے وقت دعا جب نہ سہی اب سہی
مفت گئی عمر سب بھول گئے ذکر رب
خیر مضیٰ ما مضیٰ جب نہ سہی اب سہی
آتی ہے اب یاد عمر ہو گئی برباد عمر
گزرے کا افسوس کیا جب نہ سہی اب سہی
دم جو گئے رائگاں پائے گا پھر تو کہاں
دید کا دم کا مزا جب نہ سہی اب سہی
وقت جو تھا کام کا لہو لعب میں گیا
چھوڑ دے حرص و ہوا جب نہ سہی اب سہی
جا چکے طاقت کے دن آئے نقاہت کے دن
اب بھی جو پاتا ہے پا جب نہ سہی اب سہی
ذکر کی تسنیم دل کو دو تعلیم تم
خیر ہوا سو ہوا جب نہ سہی اب سہی

دیگر

آرام نہیں دل کو مگر یاد خدا میں
بہتر ہے کہ ہو عمر بسر یاد خدا میں
پہنچوں نہ کہ آنکھوں سے نکل کر نکل آئیں
آنسو کی جگہ لخت جگر یاد خدا میں
وہ زندۂ جاوید ہیں موت انکو نہیں ہے
جاتے ہیں جو ہستی سے گزر یاد خدا میں

ہے جن کے دلوں میں کشش عشق الٰہی | رہتے ہیں وہ خوش آٹھ پہر یاد خدا میں
تانبے کو طلا کرتی ہے صاحب کی محبت | بگڑے ہوئے جاتے ہیں سدھر یاد خدا میں
ہے جلوہ دیدار تجلی الٰہی + | آتا نہیں کچھ مجھکو نظر یاد خدا میں
آنکھوں میں اُدھر دید کا جلوہ ہو نمایاں | تسلیم کا دم نکلے اِدھر یاد خدا میں

دیگر

ہم خدا کی یاد میں دل شاد ہیں | دو جہان کی قید سے آزاد ہیں +
دید بازی میں میری جان آپکو | ڈھنگ دل لینے کے کیا کیا یاد ہیں
آپ گر گلزار ہیں بلبل ہیں ہم | ہم ہیں قمری آپ اگر شمشاد ہیں
قبر میں اور حشر میں پچتائیں گے | جو خدا کی یاد سے بے یاد ہیں
خوش نہیں آتے ہیں دنیا کے مزے | وہ مزے تسلیم ہم کو یاد ہیں۔

دیگر

میں کیا کیا کہوں یار کیا کیا بنایا | جو کچھ بنایا وہ اچھا بنایا +
داخل کیا روح اپنی چھپ کر | آدم کا جب آپ پتلا بنایا
پتلا گلے تک فرشتے بنائے | صورت کو ہاتھوں سے مولا بنایا
جانانم اپنی صورت بتا کر | آنکھوں کو مشتاق جلوہ بنایا
صاحب تجلی سے اپنی جلا کر | پتھر کو آنکھوں کا سرما بنایا
[illegible]ھوں سے کچھ [illegible] دل پی رہا ہے | کیا [illegible] دید میٹھا بنایا

تسلیم پیارے نبی کو خدا نے — امت کا پیارا وسیلا بنایا

دیگر

جب تک اپنا پتا نہیں ملتا — یاد رکھو خدا نہیں ملتا

بخدا ہیں خدا نما اکثر — پر کوئی خود نما نہیں ملتا

کئی دن سے دعا میں ہوں مصروف — پر دلی مدعا نہیں ملتا

دل جب تک نہ سلسلہ ملجائے — ذات کا سلسلہ نہیں ملتا

بیخودی جب تلک نہیں آتی — ذکر حق میں مزا نہیں ملتا

اپنے جب تک [illegible] — ایک دن بھی کھلا نہیں ملتا

ہیں بہت عابد اور بہت زاہد — پر کوئی آشنا نہیں ملتا

جب تک الفت نہ ہو حسینوں سے — دید کا ذائقہ نہیں ملتا

شرط ہر چند ہی ہر اک شے میں — پر نشانِ جزا نہیں ملتا

ذات انساں کو رتبہ تسلیم — بے رضائے خدا نہیں ملتا

دیگر

صبح دم خواب مرا جلوہ گہ طور ہوا — دل مراد دولت دیدار سے مسرور ہوا

تو کو نزدیک ہے شہ رگ سے مرے ای حسنا — کیا ہوا اگر میں حضوری سے ترے دور ہوا

مرے رونے پہ وہ ہنستے ہیں تو کچھ رنج نہیں — شکر کرتا ہوں کہ رونا مرا منظور ہوا

چاند جوں ابر سے پردہ سے تجلی نکلی — نور سے دل کے سراپا مرا معمور ہوا

پیشتر ہوتا ہے [illegible] جب آشنا ہوتے ہیں ہم
آشنائی میں نہیں معلوم کیا ہوتے ہیں ہم

[illegible] کہتے [illegible] ہیں ہم
لفظ الا اللہ کا کہتے ہی لا ہوتے ہیں ہم

[illegible] دنیا سے فنا ہوتے ہیں ہم
سب [illegible] ہوتے ہیں بقا ہوتے ہیں ہم

ہم بہار [illegible] باغبان [illegible] بلبلو
گل میں بو ہوتے ہیں گلشن میں صبا ہوتے ہیں ہم

خودنمائی کا تجلی میں پتہ [illegible] نہیں
مثل شبنم دن نکلتے ہی ہوا ہوتے ہیں ہم

کل ہماری شان و شوکت [illegible]
عشق میں گو آج رسوا جا بجا ہوتے ہیں ہم

ہیں جو مایوس ہے دل شاہ [illegible]
تیرہ بختون کے لیے بال ہما ہوتے ہیں ہم

عبدیت معبودیت کے رنگ میں جاتی ہے ڈوب
جب خودی سے بیخودی میں با خدا ہوتے ہیں ہم

اختیاری جبر ہے بے اختیارون کے لیے
اللہ اللہ صرف تسلیم و رضا ہوتے ہیں ہم

دیگر

راحت نہیں پایا کوئی دنیا کے ڈھب سے
شاہون سے فقیرون سے غیرون سے غنی سے

دولت ہو ریاست ہو مگر لاش کے ہمراہ
دنیا سے زیادہ نہیں جاتا کفنی سے

کیسے ہی گنہ گار ہو بخشے گا وہ صاحب
پرہیز رہو شرک سے اور دل شکنی سے

در مانگنے والے کو اگر ہو تو ۔ وگرنہ
دل خوش تو کرو نرمی سے شیرین سخنی سے

دل کھلتے ہیں بیداری سے جیسے غنچہ چمن میں
کھل جاتے ہیں پچھلی میں نسیم سحری سے

ہشیار رہو نفس کے قابو سے وہ سفاک
غارت ہے کیا قافلون کو راہزنی سے

اللہ جو چاہے سو کرے چپ رہو تسلیم
توبہ کرو اندیشۂ مائی و منی سے ۔

دیگر

ذکر اور فکر کے آگے من و سلوا کیا ہے — ذکر و [illegible] قطعی ہے کہ علوا کیا ہے

جیتے مرجائیں تو پھر موت کا دھوکا کیا ہے — پیش اندیشون کو اندیشہ فردا کیا ہے

اپنی ہستی سے تو ہم آپ بدل بیٹھے ہیں۔ — اے فلک ہم پہ تو آنکھوں کو بدلتا کیا ہے

دھوکے دھوکے میں ہوا کھاؤگے غافل ہرگز — دم کی دنیا ہے ہوا اس پہ بھروسہ کیا ہے

آج کرنا ہے سو کرلو نہ رکھو کل کی امید — زندگی تھوڑی ہے جینے کا بھروسا کیا ہے

ہاتھ اٹھالیں تو فلک پاؤں کے نیچے آجائے — کھوز ابد ہے کہ درویشون کو سمجھا کیا ہے

ہم وہ آزاد ہیں دنیا کو بھی کردین آزاد — لاکھ دنیا ہو تو آزادون کو پروا کیا ہے

رحم تسلیم یہ کرتے ہو جو عادت کے خلاف — کوئی [illegible] دنیا آپ نے سونچا کیا ہے

دیگر

خانہ آباد ہے دنیا۔ کسی کا کیا ٹھکانا ہے — جسے دنیا مین آنا ہے اسی دنیا سی جانا ہے

کہان تک بچ رہین گے دست صیاد اجل سے ہم — کہ نیچے دام ہے اوپر ہمارا آشیانا ہے

سمجھتے ہیں جسے ہم زندگی وہ سخت ہی دھوکا — کہ جینا اسپ تازی اور مرنا تازیانا ہے

قضا ہے خواستگار اور قابض ارواح مشاطہ — عروس جسم کا بیمار ہونا [illegible] ہے

نہانا غسل میت عطر ہے کافور کا ملنا — کفن ہے آخری جوڑا نیا پھر اس گھر کو آنا ہے

بنے رونا آخری رخصت کہ پھر ملنا نہین ہوتا — [illegible] ہے جنازہ اور کلمہ شادیانا ہے

ملوگے اپنے صاحب سی اگر ہوگا تمہارا بھلا — وگرنہ شرم کی جا ہے خدا کو منہ بتانا ہے

کہاں مسند کہاں تکیہ کہاں توشک کہ مرقد میں / بچہونا خاک کا ہو قبر کے ڈہیلو کا سرانا ہے
شکم کے قبر سے آنا شکم میں قبر کے جانا ++ / سرا ہے عالم فانی یہہ آنا ہے یہہ جانا ہے
خدا کی یاد میں تسلیم عمر اپنی گذارو تم / اگر فردوس کے پھولون سی سیج اپنا بسانا ہے

دیگر

تجلی میں کیا کیا تجلا ہے دیکھو / اُسی نور کا یہہ اُجالا ہے دیکھو
کہین حسن کا اس کے چرچا ہے دیکھو / کہین عشق کا اس کے غوغا ہی دیکھو
ہے پردے میں صورت سے صورت اُسکی / یہہ صورت میں کیا کیا کرشما ہے دیکھو
یہہ بے رونقی میں ہے رونق اسی کی / ہر اک رنگ میں وہ جھلکتا ہے دیکھو
شہادت ہو یا غیب اے دیدوالو / وہ پنہان ہی دیکھو وہ پیدا ہے دیکھو
شبیہ بشر میں شباہت ہے اس کی / یہہ پتلے میں کیا کیا تماشا ہے دیکھو
جو سیدہا ہے تسلیم دنیا پہ بشر کے / وہی نقش پھر وہ پہ اُلٹا ہے دیکھو

دیگر

آشناؤن سے ملو دید کی لذت دیکھو / حق شناسون مین چلو دم کی حلاوت دیکھو
دل جو ہم رنگ دوئی ہو ابھی یک رنگی سی / رنگ دیتی ہے خداوالونکی صحبت دیکھو
تم عبث ڈہونڈتے پہرتے ہو خدا کو ہر جا / کون ہو پہلے تم اپنی تو حقیقت دیکھو +
عرش تک جاتے ہیں اور آتے ہین مانند نظر / اللہ اللہ یہہ خدا والونکی ہمت دیکھو
آئینہ خانہ میں کثرت کے بصیرت والو / صاف آتی ہے نظر صورت وحدت دیکھو

حق والون سے حق بات کہین عیب نہین ہے	نادانون کے مُنہ پر تو مکرنے مین مزا ہے
اندیشہ خدا بینی کا خود بینی کا تسلیم	کرنے مین مزا اور نہ کرنے مین مزا ہے

دیگر

کہین آزاد تھے - آئے کہین محبوس تن ہو کر	بسے ہن کس خرابے مین وطن سی بیوطن ہو کر
منازل دم کے طے کرتے ہین اہلِ ذکر دنیا مین	کہین صبح سفر ہو کر کہین شام وطن ہو کر
نہ سمجھو ہمکو صحرائی کہ ہم بادِ بہاری ہین	دکھا دین سیر قدرت کی ابھی رنگین چمن ہو کر
ہے کس درجہ کی آزادی کہ دنیا سی نہین جاتا	شہیدون کے سوا لاشہ کسی کا بے کفن ہو کر
زمانہ کو ملا دی خاک مین گردش تری ظالم	ابھی تو نوجوان ہو ای فلک پیرِ کہن ہو کر
دکھایا دل نے منزل نفس نے پسپا کیا مجکو	دعا سے رہنما ہو کر دغا سے راہزن ہو کر
کبھی ہم تیر کے برقع مین کرتے ہین شکار دل	کبھی ہم ہاتھ سے دل چھوڑ دیتے ہین پری تن ہو کر
کبھی عارض کے پھولون مین جاتی رنگ اپنا ہین	کبھی زلفون مین بس جاتی ہین ہم مشکِ ختن ہو کر
کبھی ہین رعد افغان اور کبھی آنکھون سے بادل مین	کبھی ہم برق بن جاتی ہین تسلیم آذرفگن ہو کر

دیگر

کسی شے مین نہین دکھتا جمالِ یار بے پردہ	اُسی پردے مین دیکھو تم رخِ دلدار بے پردہ
جسے تک فکر کرلو بعد مرنیکے کروگے کیا	حلاوت دل کو کب دیوے صدائے تار بی پردہ
خودی مین بیخودی مین من عرف سی جلوہ رخ	ہین ہم جب تک یہہ پردہ دیکھ نہو دیدار بی پردہ
سوا عارف کے خواہ عابد ہو یا زاہد ہو یا عالم	نہو دربار باری مین کسی کو بار بے پردہ

اگر ہم دید میں آکر کہیں تسلیم السلام اللہ | ابھی پردے سے ہو جائیں در و دیوار پر پردہ

دیگر

آج تقدیر سے [illegible] کی آمد ہو جائے | آرزو ہے کہ زبان صرف خوشامد ہو جائے
چھوڑ دون چلمن مژگان کو چھپا لون دل مین | یار اگر آنکھون کے کمرہ میں برآمد ہو جائے
بیخودی میں نظر آئیگا خدا اسکا جلوہ | دل اگر ساقیا مست بے سرمد ہو جائے
دید وادید میں گر روح مری ہو تحلیل | کیا عجب روضۂ رضوان مری مرقد ہو جائے
کثرت ذکر سے گر دل کو ہو راحت تسلیم | روح دنیا کے تعلق سے مجرد ہو جائے

دیگر

شکر ہے آج کہ میں ہون مراد دلدار بھی ہے | لطف گفتار بھی ہے لذت دیدار بھی ہے
آشنائی میں بھی عاشق کو ادب ہے درکار | یار دلدار بھی ہے اور دل آزار بھی ہے
حق پہ ناحق جو سزا دیتے ہیں غیر انکی خوشی | دیر کیون کرتے ہین منصور بھی ہے دار بھی ہے
سیر پروانہ [illegible] ادب سے بلبل | یہ چمن وہ ہے کہ یہان گل بھی ہے اور خار بھی ہے
مطمئن دل نہیں ہوتا کہ زبان پر انکی | کبھی اقرار بھی ہے اور کبھی انکار بھی ہے
یہہ وہ آزار نہیں ہے کہ کرون فکر علاج | دل مسیحا بھی ہے دارو بھی ہے بیمار بھی ہے
جب تلک تن میں ہے دم آنکھ میں دیدار تسلیم | ساز دل چھیڑ تو مضراب بھی ہے تار بھی ہے

دیگر

مرے دلربا کا بہانہ نیا ہے | بہانہ نیا کارخانہ نیا ہے

دیگر

گر رہے غم ہے وہ انساں سے مدفن خالی — دل پُر درد سے پیدا ہوا جو تن خالی

جسم ہیں نساغ تو اک روز ہوا کھاینگے — شیشۂ [illegible] رہینگے کبھی [illegible] خالی

دیکھ لیتے ہیں نظر باز حسینوں کا جمال — اہل غفلت کو نظر آتی ہے چلمن خالی

عشق جب تک نہ ہو ہے روح کا جلوہ بیکار — لطف دیتی نہیں [illegible] بے [illegible] خالی

نہیں برکت اُسے دنیا میں نہ عقبیٰ میں نجات — ہو احسان ہی تحسین کے جو محسن خالی

نام تو یاد نہیں پر یہ مسلمان و ہنود — پھیرتے رہتے ہیں کیوں سبحہ و سمرن خالی

چیٹی سوزش فرقت سے مری جان کو ہے — عاشقو دیکھو بھڑکتا نہیں گلخن خالی

نہ ملے لذت اُن دلوں میں نہ ہو پیوند کبھی — رشتہ جب تک نہ ہو کس کام کی سوزن خالی

نہیں ممکن نہ ہو نخوت سے کمینوں کو ضرر — سر جو پھر جائے تو ہو جاتی ہے گردن خالی

زندگی کی نہیں تسلیم دوئی میں لذت — مرد کے شکوہ سے رہتی نہیں سوکن خالی

مثلث ذکر حق

هُوَ اللہ هُوَ اللہ هُوَ اللہ هُوَ اللہ

علیٰ کُلِّ حالٍ فقل حسبی اللہ

خدا ایک ہے لاشریک اور واحد — کہ جس پر ہے کلمہ شہادت کا شاہد

رکھے شرک سے ہم کو محفوظ اللہ

ہر اک شے میں پیدا ہے جلوہ خدا کا — جو خالق ہے ہر ابتدا انتہا کا

ہے باقی خدا اور فانی سوا اللہ

ہے باطن وہی اور ظاہر وہی ہے ۔ ہے اول وہی اور آخر وہی ہے

حقیقت میں فانی ہے سب ما سوا اللہ

اُسی کا ہے جلوہ اُسی کا ہے عالم ۔ کہاں کے کدہر کے بھلا کون تم ہم

ہے سیر من اللہ الی اللہ و فی اللہ

اگر خیر ہے اس کے دیتا ہے واقف ۔ اٹھا ہاتھ شکر و شکایت سے عارف

اگر خیر ہے شر ہے الحکم للہ +

قُلِ الرُّوحُ مِن اَمرِ رَبِّی جو بولا + ۔ تو پردہ میں پردہ حقیقت کا کھولا

صدا ہے ہر اک شے سے اِنِّی اَنَا اللہ

خدا میں ہیں سب اور سب میں خدا ہے ۔ یہہ اُس سے جدا وہ نہ اِس سے جدا ہے

هُوَ اللہ مَعَ الکُلِّ کُلٌّ مَعَ اللہ +

ہر اک شے میں جلوہ عیان یار کا ہے ۔ مزہ طرفہ دلبر کے دیدار کا ہے

وَمِن کُلِّ شَیءٍ فَارجِع اِلَی اللہ +

محبت کا سامان کہیں باندھتا ہے ۔ کہیں وصل دیتا کہیں راندتا ہے

عجب بھید ہے اُسکا وَاللہ وَاللہ

موحد وہی جو حقیقت کو پائے ۔ جو عارف کہائے اگر شرک لائے

علٰی حَالِہٖ قَالَ لَعنَۃُ اللہ

کسی کی عداوت سے رنجیدہ ہونا — کسی کی محبت سے خندیدہ ہونا

نہیں کام عارف کا استغفر اللہ

ہر اک وقت ہر جائے ہر شے میں عارف — ظہور تجلی حق سے ہو واقف

مِنَ القَلبِ وَ انفَاسِکَ قُل ھُوَ اللہ

اگر کوئی دشمن ہو یا دوست میرا — مگر شغل دل ہے ہمہ اوست میرا

بھلائی برائی ہے منجانب اللہ

کبھی قبض ہے اور کبھی بسط جاری — نہیں ایک حالت پہ حالت ہماری

ہے ارشاد حضرت کا بس لِی مَعَ اللہ

اگرچہ مکان لامکان میں وہی ہے — نشان میں وہی بے نشان میں وہی ہے

مگر غیر مرشد نہ حاصل ہو اللہ

گنہگار میں ہوں۔ غفار تو ہے + بھرا عیب سے ہوں میں ستار تو ہے

مجھے یاس کیونکر ہو مِن رَحمتِ اللہ

ہوا ختم جب ذکر خلاقِ اکبر — زبان شربتِ مشکِ از فر سے تر کر

کہا دل نے تسلیم کو بارک اللہ

تمام شد

قطعہ تاریخ طبع از مولف عفی عنہ

انتخابِ کلامِ تسلیم است	بے بدل بے نظیر در عالم
سالِ طبعش ادیب راغب	تازہ گلبانگ معرفت گفتم
	۱۳۲۶ ہجری

قطعہ تاریخ طبع کتاب از محبی و مشفقی محمد عبد الکریم صاحب رضا متخلص بہ طالب تلمیذ حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ

طبع چوں گلدستۂ تسلیم شد	از سعی شروانی فرخندہ بخت
سالِ طبعش طالبِ تسلیم ا	گفت ہاتف گفتگوے معرفت
	۱۳۲۶ ہجری

اعلان

اگرچہ اس سے قبل حیات تسلیم کے دوسرے حصہ میں حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے جملہ تصانیف کے انتخاب کے ساتھ اردو غزلیات کا بھی کچھ انتخاب درج کیا گیا تھا مگر وہ بہت ہی مختصر اور چیدہ چیدہ اشعار کے ساتھ تھا اس لئے بعض معتقدین کا یہ اصرار رہا کہ آپکے اردو غزلیات کا انتخاب ایک مستقل رسالہ کی صورت میں شائع کیا جائے۔ لہذا حضرت کے اردو دیوان سے یہ انتخاب مریدین و طالبین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ امید کہ ہر شخص اس انتخاب کی خریداری میں شریک ہو کر پند و نصائح و رموز معرفت تصوف سے بہرہ اندوز ہوگا۔ انتخاب ہذا کی قیمت بلحاظ فوائد عامہ صرف ۳ علاوہ محصول ڈاک رکھی گئی ہے۔ مولف سے بمقام گلشن آباد میدک یا مطبع محبوب الانتظار رمال سے بمقام بلدہ حیدرآباد دبی علاوہ ہر شخص طلب کرسکتا ہے۔ ۱۲

خاکسار

شاہ محمد ولی اللہ قادری